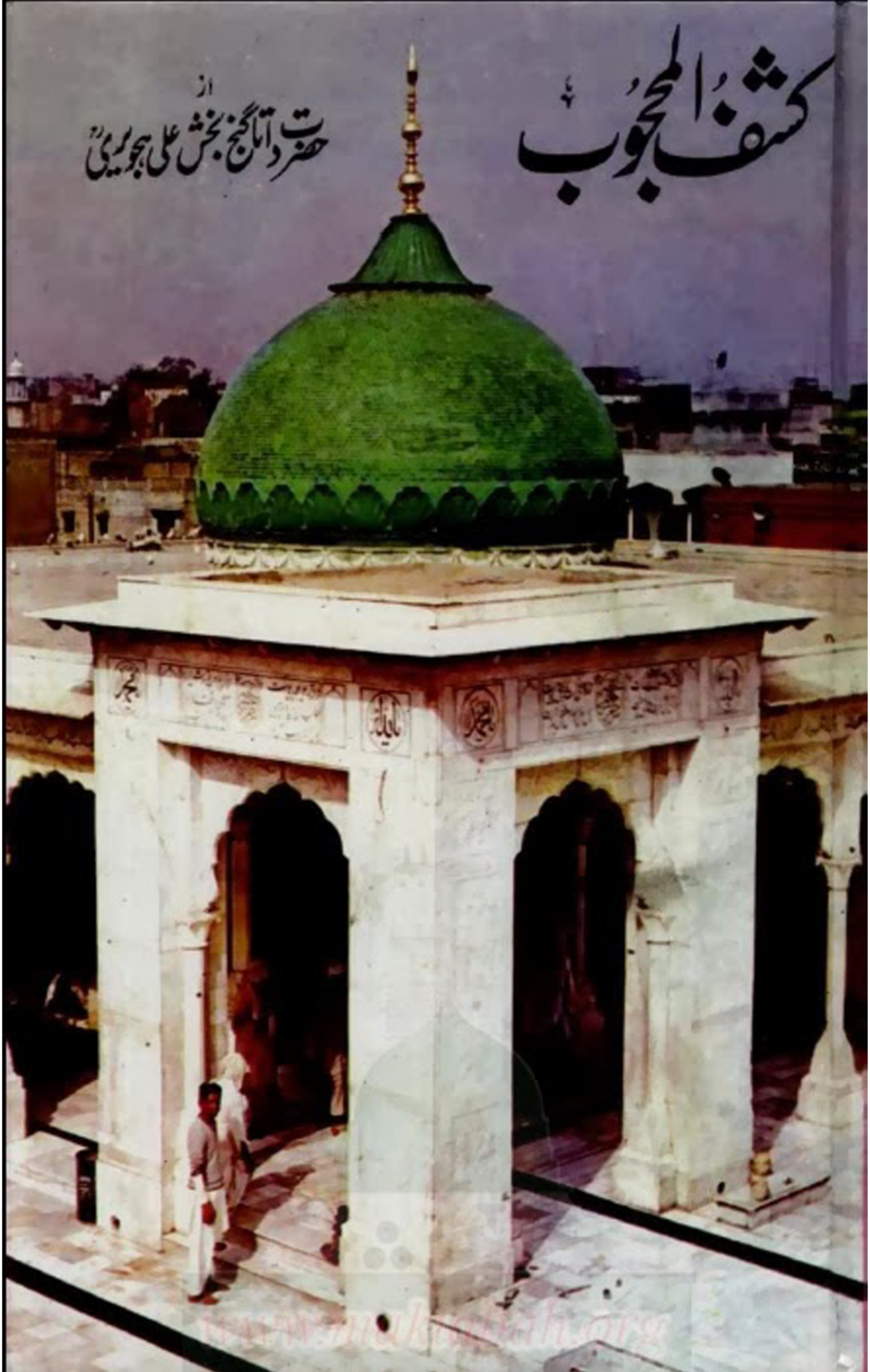
کشف المحجوب

از
حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ



سکر کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں صحو کی بنیاد آدمیت کی صفت کے استحکام و استقامت پر ہوتی ہے اور آدمیت کی صفت حجاب اعظم ہے۔ اس کے برعکس سکر صفات بشریت کے زوال اور نقصان پر مبنی ہوتا ہے۔ انسانی تدبر، اختیار، تصرف اور خودی کی فنا ہو تو سکر ظہور پذیر ہوتا ہے اور صرف وہ قوتیں رو بہ کار رہ جاتی ہیں جو بشریت سے بالاتر ہوں۔ یہی قوتیں کامل و بالغ ترین ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام حالت صحو میں تھے جو فعل ان سے ظہور پذیر ہوا باری تعالیٰ نے اسے ان کی ذات سے منسوب کر دیا اور فرمایا: قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (البقرہ: 251) ''داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا۔'' ہمارے پیغمبر ﷺ عالم سکر میں تھے جو چیز ان سے ظہور پذیر ہوئی، باری تعالیٰ نے اسے اپنی طرف منسوب کیا اور فرمایا: وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی (الانفال: 17) ''(کنکریاں) جب پھینکیں، تو نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں۔'' بندے، بندے میں کتنا فرق ہے جو اپنی ذات میں قائم اور اپنی صفات میں ثابت تھا بوجہ کرامت اس کا فعل اسی سے منسوب کیا جو ذات حق سے قائم اور اپنی صفات میں فانی تھا، اس کا فعل اپنا فعل گردانا۔ انسانی فعل کا ذات حق سے منسوب ہونا اس سے بہتر ہے کہ فعل حق تعالیٰ بندے سے منسوب ہو۔ جب فعل حق بندے سے منسوب ہو تو بندہ صفات بشریت میں قائم ہوتا ہے اور جب بندے کا فعل حق سے منسوب ہو تو بندہ ذات حق سے قائم ہوتا ہے۔ صفات بشریت میں قائم ہونے سے یہ ہوا کہ داؤد علیہ السلام کی نظر خلاف دستور اور کی عورت پر پڑی اور دیکھا جو دیکھا۔ پیغمبر ﷺ کی نظر بھی اسی طرح پڑی اور وہ عورت زید پر حرام ہوگئی کیونکہ آپ سکر کے عالم میں تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام حالت صحو میں تھے۔

صحو کو سکر پر فضیلت دینے والے جنید اور ان کے پیروکار ہیں۔ ان کے نزدیک سکر محل آفت ہے کیونکہ اس کا مطلب پریشان حالی، فنائے صحت اور از خود رفتگی ہے۔ طالب کی طلب از روئے فنا ہوتی ہے یا از روئے بقا، از روئے محویت ہوتی ہے یا از روئے ثبات، جب انسان صحیح الحال نہ ہو تو تحقیق وطلب بے کار ہے۔ اہل حق کا دل تمام موجودات سے